www.KitaboSunnat.com

PDF Split DEMO : Purchase from www.A-PDF.com to remove the waterm

سَيَجْعَلُ لَهُمُ الرَّحْمٰنُ وُدًّا - (۱۹/۹۶) (مخلوقات کے دل میں) ڈال دے گا۔

میں صرف پہلا مفہوم پایا جاتا ہے۔

ماحصل: اَمَل بظاہر غیر متوقع اور دیر سے وقوع پذیر ہونے والی آرزو۔ اُمْنِيَّة، باطل اور بے بنیاد آرزو کو کہتے ہیں (اور جس آرزو کی بنیاد موجود ہو وہ رجاء ہے۔ "امید لگانا" میں دیکھیے) اور وَدّ کسی بھی چیز کی محبت اور آرزو کو کہتے ہیں۔ نیز دیکھیے "خواہش"

۷- آڑ

کے لیے برزخ، حجر، حجز اور حد کے الفاظ آئے ہیں۔

۱- برزخ: دو چیزوں کے درمیان کوئی حائل چیز جبکہ ان دونوں چیزوں کے درمیان کافی وسعت[1] ہو تو یہ حائل چیز برزخ ہے (م ل) جیسے دُنیا اور آخرت کے درمیان یا مرنے سے لے کر قیامت تک کا درمیانی وقفہ برزخ کہلاتا ہے۔

لیکن ابن الفارس نے جو کافی وسعت کی قید لگائی ہے یہ صحیح نہیں کیونکہ قرآن کریم اس کی تائید نہیں کرتا ارشادِ باری ہے:

مَرَجَ الْبَحْرَيْنِ يَلْتَقِيٰنِ - بَيْنَهُمَا بَرْزَخٌ لَّا يَبْغِيٰنِ - (۵۵/۲۰) اُس نے دو دریا رواں کیے جو آپس میں ملتے ہیں۔ دونوں میں ایک آڑ ہے کہ (اس سے) تجاوز نہیں کر سکتے۔

البتہ اگر" کافی کھلی جگہ "کے بجائے کافی فرق (خواص وغیرہ کا) ہوتا تو موزوں تر تھا۔

برزخ دراصل دو چیزوں کے درمیان ایک تیسری چیز ہوتی ہے جو آڑ کا کام بھی دیتی ہے مگر اس تیسری چیز یعنی برزخ میں دونوں چیزوں کے خواص بھی موجود ہوتے ہیں خواہ ایک چیز کے دوسری سے زیادہ ہوں یا برابر۔ عالم برزخ کی بھی یہی صورت ہے کہ مومن کے لیے راحت اور کافر کے لیے عذاب یہیں سے شروع ہو جاتا ہے لیکن یہ اخروی راحت یا عذاب سے کم تر درجہ کا ہوتا ہے۔

اور دو دریاؤں کا درمیانی برزخ یُوں ہوتا ہے کہ سمندر میں ایک گرم رَو چل رہی ہے، دوسری سرد ہے تو اس برزخ کا پانی معتدل ہو گا۔ اسی طرح اگر ایک طرف میٹھا پانی ہو اور دوسری طرف کڑوا اور کھاری تو اس برزخ کا پانی درمیانی کیفیت کا حامل ہو گا اور اس برزخ کی چند مثالیں دی جا سکتی ہیں۔ جن میں درمیانہ قسم کے خواص موجود ہوتے ہیں، مثلاً جنّت اور دوزخ کے درمیان اعراف کہ یہاں نہ عذاب ہو گا نہ راحت۔ انسان اور حیوان کے درمیان بن مانس، انسان اور مچھلی کے درمیان جل پری، حیوانات اور جمادات کے درمیان مرجان، ٹھوس اور مائع اشیاء کے درمیان پارہ وغیرہ وغیرہ!

۲- حجر- حجارۃ کا عام معنی پتھر ہے جو سخت اور ٹھوس ہے۔ پھر حجر ہر اس چیز کو کہتے ہیں جو سخت بھی ہو اور ایسی آڑ یا روک کا کام دے جو کسی چیز کو دوسری چیزوں سے الگ کر سکے (مع) ابن فارس کے نزدیک اس کا مفہوم یہ ہے: المنع والاحاطۃ علی الشیٔ (م ل) گاؤں کی حفاظت کے لیے

---

[1] اصل الفاظ یہ ہیں: (البرزخ) الحائل بین الشیئین، کان بینھما براز ای مُتّسعًا۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بہت دیر تک جاری رہتی ہے۔ قرآن میں ہے:

ثُمَّ يَجْعَلُهُ رُكَامًا فَتَرَى الْوَدْقَ يَخْرُجُ مِنْ خِلَالِهِ (۲۴/۴۳) پھر ان بادلوں کو تہ بہ تہ کر دیتا ہے۔ پھر تم دیکھتے ہو کہ بادل میں سے مینہ نکل رہا ہے۔

۵۔ غَيْث: وہ بارش جو ضرورت کے وقت ہو اور ضرورت کے مطابق ہو وہ غَيْث ہے (ف ل ۲۵۸ م ل) قرآن میں ہے:

كَمَثَلِ غَيْثٍ أَعْجَبَ الْكُفَّارَ نَبَاتُهُ۔ (۵۷/۲۰) جیسے بارش کہ اس سے کھیتی اگتی اور کسانوں کو بھلی لگتی ہے۔

۶۔ مِدْرَارًا: الدَّرّ دودھ اور دودھ کی فراوانی کو کہتے ہیں اور دَرُوْر بہت زیادہ دودھ دینے والی اونٹنی کو کہتے ہیں۔ اس سے مِدْرَارًا مشتق ہے۔ عَيْنٌ مِدْرَارٌ کے معنی بہت آنسو بہانے والی آنکھ اور مِدْرَار کے معنی بہت برسنے والی بارش ہے (منجد) یعنی مِدْرَار وہ بارش ہے جس میں پانی کی فراوانی ہو۔

وَيٰقَوْمِ اسْتَغْفِرُوا رَبَّكُمْ ثُمَّ تُوبُوا إِلَيْهِ يُرْسِلِ السَّمَاءَ عَلَيْكُمْ مِدْرَارًا (۱۱/۵۲) اور اے قوم! اپنے پروردگار سے بخشش مانگو پھر اس کے آگے توبہ کرو۔ وہ تم پر آسمان سے موسلا دھار مینہ برسائیگا۔

۷۔ غَدَق: ابن الفارس کے مطابق غدق وہ بارش ہے جس میں پانی کی بھی فراوانی ہو اور سود مند بھی ہو (م ل) اور غَدَقَةٌ بمعنی شیریں چشمہ اور غدق المکان بمعنی جگہ کا بارش سے تر ہو جانا۔ سر سبز ہو جانا اور غَدِق بمعنی سرسبز جگہ (منجد) گویا غدق ایسی بارش کو کہتے ہیں جو سرسبزی کا باعث ہو۔ ارشاد باری ہے:

وَأَنْ لَوِ اسْتَقَامُوا عَلَى الطَّرِيقَةِ لَأَسْقَيْنَاهُمْ مَاءً غَدَقًا (۷۲/۱۶) اور اگر یہ لوگ سیدھے رستے پر رہتے تو ہم ان کے پینے کو بہت سا پانی دیتے۔

۸۔ صَيِّب: ایسی زوردار بارش ہے جس میں بادل بھی خوب گرج رہے ہوں اور بجلی بھی چمک رہی ہو (ف ل ۲۵۵۔ م ا) اور ابن الفارس کے نزدیک ایسی بارش جو جم کر برسے (م ل) ایسی بارش کو پنجابی میں پھانڈ لا کہتے ہیں۔ ارشادِ باری ہے:

أَوْ كَصَيِّبٍ مِنَ السَّمَاءِ فِيهِ ظُلُمَاتٌ وَرَعْدٌ وَبَرْقٌ (۲/۱۹) یا اس بارش کی مانند جس میں اندھیرے بھی ہوں گرج بھی اور چمک بھی۔

۹۔ وَابِل: وَبَل کے معنی (مویشی وغیرہ کو) لاٹھی سے لگاتار مارنا (منجد) اس کے معنی میں شدۃ اور ثقل پایا جاتا ہے۔ ابن فارس کہتے ہیں کہ وبل کسی چیز میں شدت اور کثرت کے معنی دیتا ہے اور وابل سے مراد شدید قسم کی بارش ہے (م ل) گویا وابل وہ بارش ہے جو پانی کی کثرت اور اپنی شدت اور تیزی کی وجہ سے خس و خاشاک تک بہالے جاتے اور یہ بارش کا آخری درجہ ہے۔ ارشادِ باری ہے:

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ماحصل: (۱) قَدِیم: پرانا۔ پرانے زمانے کا۔ مدتوں سے۔
(۲) بَلِیَ: کسی قابلِ استعمال چیز کا استعمال کی وجہ سے پرانا ہونا۔
(۳) عَتِیق: کسی چیز کے پرانا ہونے کے باوجود اس کی شرافت و نجابت میں فرق نہ آنا۔

۱۳۔۔۔۔ پردہ

کے لیے غِطَاء (غطو)، غِشَاوَۃ (غشی) غُلْف، اَکْمَام، اَکِنَّۃ، سِتْر، حِجَاب، عَوْرَۃ اور سُرَادِق کے الفاظ آئے ہیں۔

اور ان کے علاوہ حِجْر، حَجْز، بَرْزَخ کے الفاظ بھی اس سے قریب المعنی ہیں۔ جو "آڑ" میں گزر چکے ہیں۔

۱۔ غِطَاء: ہر وُہ چیز جو کسی چیز پر بطور سرپوش رکھی جائے اور اسے مکمل طور پر ڈھانپ دے۔ وُہ غطاء ہے (مف) جیسے ہانڈی کا طباق یا ڈھکنا، یا دوات کا ڈھکنا۔ اور اس لفظ کا اطلاق عموماً ایسی چیزوں پر ہوتا ہے جن کی ایک ہی طرف خالی ہو۔ اور اس خالی طرف پر جو چیز رکھ دی جائے، تاکہ اسے مکمل طور پر ڈھانک دے وُہ غِطَاء ہے۔ غِطَاء کے لیے ضروری ہے کہ وہ کثیف بھی ہو اور ملا ہوا بھی تاکہ مکمل طور پر ڈھانک کر اوجھل کر دے (فق۔ل ۲۳۸) ارشادِ باری ہے:

فَكَشَفْنَا عَنْكَ غِطَاءَكَ فَبَصَرُكَ الْيَوْمَ حَدِيدٌ (۵۰/۲۲) — اب ہم نے تجھ پر سے پردہ اٹھا دیا تو آج تیری نگاہ تیز ہے۔

۲۔ غِشَاوَۃ: غشی بمعنی کسی چیز کو کسی رقیق چیز سے ڈھانپنا کہ وُہ کچھ نہ کچھ نظر بھی آتی رہے۔ (فق۔ل ۲۳۸) اور یہ غِطَاء سے عام ہے۔ غشی اس مرض کو کہتے ہیں جس سے حواس پر پردہ پڑ جائے اور وُہ جواب دے جائیں۔ اسی طرح یہ پردہ کپڑے وغیرہ یا تاریکی کا بھی ہو سکتا ہے۔ اور یہ لفظ ظاہری اور معنوی دونوں صورتوں میں استعمال ہوتا ہے۔ ارشادِ باری ہے:

خَتَمَ اللّٰهُ عَلٰى قُلُوبِهِمْ وَعَلٰى سَمْعِهِمْ ۚ وَعَلٰى أَبْصَارِهِمْ غِشَاوَةٌ (۲/۷) — خدا نے ان کے دلوں اور کانوں پر مہر لگا رکھی ہے اور ان کی آنکھوں پر پردہ پڑا ہوا ہے۔

۳۔ غُلْف: غَلَفَ بمعنی کسی چیز کو ہر طرف سے ڈھانک دینا تاکہ وُہ چیز پوری طرح چھپ جائے۔ غَلَّفْتُ السَّيْفَ یعنی میں نے تلوار کو نیام میں ڈال دیا (مف) اور غلاف وُہ چیز جس میں کوئی چیز چھپائی جائے۔ اس کی جمع غُلْف آتی ہے۔ ارشادِ باری ہے:

وَقَالُوا قُلُوبُنَا غُلْفٌ ۚ بَلْ لَعَنَهُمُ اللّٰهُ بِكُفْرِهِمْ (۲/۸۸) — اور یہود کہتے ہیں کہ ہمارے دل پردے میں ہیں (نہیں) بلکہ خدا نے ان کے کفر کے سبب ان پر لعنت کر رکھی ہے۔

۴۔ اَکْمَام: کَمَّ بمعنی چھپانا اور کَمَّ الْبَعِيرَ بمعنی اونٹ کے منہ پر مُھوتھنی چڑھانا (منجد) اور کِمّ

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اِنَّ الَّذِیۡنَ لَا یُؤۡمِنُوۡنَ بِالۡاٰخِرَۃِ عَنِ الصِّرَاطِ لَنٰکِبُوۡنَ (۲۳/۷۴) اور وُہ لوگ جو آخرت پر ایمان نہیں لاتے۔ وُہ راہ (حق) سے ٹیڑھے ہو گئے ہیں (عثمانی)

ماحصل: (۱) عوج: اجسام میں بلندی، پستی، موڑ، ٹیڑھ، جھکاؤ اور معنوی استعمال ہو تو اس کا معنی پیچیدگی الجھاؤ اور ابہام ہے۔

(۲) زَیۡغ: زاویۂ نگاہ اور نظریات میں ٹیڑھ کے لیے۔

(۳) اِلۡحَاد: خدا کی ذات وصفات اور عقائد میں ٹیڑھ کے لیے۔

(۴) جَوۡر: احکام شریعت کی تعمیل میں بے راہروی کے لیے۔

(۵) نَکۡب: ایسی ٹیڑھ اور جھکاؤ جو کسی عیب، ظلم اور معصیت کا سبب ہو۔

۸ــــــ ٹیک لگانا

کے لیے اِتَّکَاَ اور اِرۡتَفَقَ کے الفاظ قرآن کریم میں آئے ہیں۔

۱۔ اِتَّکَاَ: اَتۡکَاَ بمعنی کسی کے لیے تکیہ لگانا۔ اور اَتۡکَاَ عَلَی الشَّیۡءِ بمعنی سہارا لینا، ٹیک لگانا۔ تَوَکَّاَ عَلَی الۡعَصَا بمعنی اس نے عصا پر ٹیک لگائی اور تُکَاَۃٌ بمعنی جس چیز پر ٹیک لگائی جائے مثلاً لاٹھی تلوار، کمان وغیرہ۔ اور اِتَّکَاَ بمعنی ٹیک لگا کر بیٹھ جانا (منجد م۔ ق) ارشادِ باری ہے:

مُتَّکِـِٔیۡنَ فِیۡہَا عَلَی الۡاَرَآئِکِ (۷۶/۱۳) وُہ اس جنت میں تختوں پر تکیہ لگائے بیٹھے ہوں گے۔

۲۔ اِرۡتَفَقَ: مِرۡفَق بمعنی کہنی اور ہر وُہ چیز جس سے سہارا لیں۔ اور مِرۡفَقَۃ بمعنی چھوٹا تکیہ اور اِرۡتَفَقَ بمعنی کہنی یا تکیہ پر ٹیک لگانا۔ اور مُرۡتَفَق ایسی جگہ کو کہتے ہیں جہاں تکیے لگے ہوں اور ہر طرح کا آرام میسّر ہو (منجد) ارشادِ باری ہے:

نِعۡمَ الثَّوَابُ وَحَسُنَتۡ مُرۡتَفَقًا (۱۸/۳۱) کیا اچھا بدلہ ہے اور کیا خوب آرام کی جگہ ہے۔

ماحصل: اِتَّکَاَ۔ کسی بھی چیز سے ٹیک لگانے اور اِرۡتَفَقَ صرف آرام دہ چیزوں سے ٹیک لگانے کیلیے آتا ہے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۴ـــ دُبلا

کے لیے عِجَاف اور ضَامِر کے الفاظ آئے ہیں۔

۱- عِجَاف (اَعْجَف کی جمع) عَجَفَ بمعنی کھانا ترک کر دینا جبکہ بھوک ابھی باقی ہو۔(م-ق) اور عجف بمعنی چربی کم ہوکر دُبلا ہو جانا (م-ل) گویا اعجف وُہ جانور ہے جو خوراک کی کمی کی وجہ سے کمزور اور لاغر ہو گیا ہو۔ قرآن میں ہے:

قَالَ الْمَلِكُ اِنِّیْٓ اَرٰی سَبْعَ بَقَرٰتٍ سِمَانٍ یَّاْكُلُهُنَّ سَبْعٌ عِجَافٌ (۱۲/۴۳)
بادشاہ نے کہا کہ میں نے (خواب میں) دیکھا کہ سات موٹی گائیں ہیں جن کو سات دُبلی گائیں کھا گئی ہیں۔

۲- ضَامِر: (ضمر) اَلاضمار بمعنی گھڑ دوڑ کا میدان۔ گھوڑوں کے سدھانے کا میدان۔ گھڑ دوڑ کے میدان کی انتہا۔ اور گھوڑوں کے سدھانے کا عرصہ (منجد) اور ضَامِر وُہ جانور ہے جو خوراک کی کمی کی وجہ سے نہیں بلکہ سدھانے اور مشق کی کثرت اور کسرت کی وجہ سے دُبلا پتلا اور چھریرے بدن والا ہو جائے۔ سبک رو، سبک خرام، تاکہ مقابلہ میں آگے نکل سکے۔ عرب میں ضَامِر کا لفظ عموماً اونٹ کے لیے مختص ہو گیا، خواہ نر ہو یا مادہ۔ ارشادِ باری ہے:

وَاَذِّنْ فِی النَّاسِ بِالْحَجِّ یَاْتُوْكَ رِجَالًا وَّعَلٰی كُلِّ ضَامِرٍ یَّاْتِیْنَ مِنْ كُلِّ فَجٍّ عَمِیْقٍ (۲۲/۲۷)
اور لوگوں میں حج کے لیے ندا کر دو کہ تمہاری طرف پیدل اور دُبلے پتلے اونٹوں پر جو دور دراز رستوں سے چلے آتے ہوں (سوار ہوکر) چلے آئیں۔

ماحصل: (۱) اَعْجَف: وُہ جانور ہے جو خوراک کی کمی کی وجہ سے دبلا ہو۔ اور ضَامِر وُہ ہے جو مشق اور کسرت کی وجہ سے دُبلا پتلا اور چھریرے بدن والا ہو جائے۔

دراز ہونا ـــــ کرنا

طَالَ اور تَطَاوَلَ، مَدَّ اور مَدَّدَ اور بَاعَدَ کے الفاظ قرآن میں آئے ہیں۔

۱- طَالَ (طُوْلًا) بمعنی لمبا ہونا طُوْل بمعنی لمبائی (ضد عرض بمعنی چوڑائی) اور اَطَالَ بمعنی لمبا کرنا۔ قرآن میں ہے:

اِنَّكَ لَنْ تَخْرِقَ الْاَرْضَ وَلَنْ تَبْلُغَ الْجِبَالَ طُوْلًا (۱۷/۳۷)
نہ تو تُو زمین کو پھاڑ سکتا ہے اور نہ ہی لمبائی میں پہاڑ کو پہنچ سکتا ہے۔

اور تَطَاوَلَ عَلَیْهِ الْعُمُرُ بمعنی کسی کی عمر بڑھنا۔ عمر کا لمبا ہونا (منجد) قرآن میں ہے:

وَلٰكِنَّآ اَنْشَاْنَا قُرُوْنًا فَتَطَاوَلَ عَلَیْهِمُ الْعُمُرُ (۲۸/۴۵)
لیکن ہم نے (موسیٰ کے بعد) بہت نسلیں پیدا کیں، جن کی دراز ہوئی بہت مدت۔ (عثمانیؒ)

۲- مَدَّ: بمعنی کھینچنا اور لمبا کرنا۔ کسی چیز کو کھینچ کر اس طرح لمبا کرنا اور پھیلانا کہ چیز متصل ہی رہے (مف)

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱۵۔ مَعَائِش: (واحد مَعِیْشَۃ) بمعنی سامانِ زیست۔ عاش بمعنی زندہ رہنا۔ جینا۔ اور ہر وُہ سامان زندگی کو برقرار یا بحال رکھنے کے لیے ہو۔ مثلاً خوراک، دانہ، پانی۔ غلہ وغیرہ۔ وُہ معائش کہلائے گا۔ ارشادِ باری ہے:

وَلَقَدْ مَکَّنّٰکُمْ فِي الْاَرْضِ وَجَعَلْنَا لَکُمْ فِیْهَا مَعَایِشَ (۷/۱۰) — اور ہم نے زمین میں تمہارا ٹھکانا بنایا اور تمہارے لیے زندگی کا سامان پیدا کیا۔

ماحصل: (۱) عَرَض: دُنیا اور اس کے سامان کی بے ثباتی کی طرف اشارہ کرتا ہے۔

(۲) مَتَاع: ہر وُہ سامان جس سے فائدہ اٹھایا جائے۔

(۳) اَثَاث: گھر کا متفرق سامان۔ ضروریاتِ خانہ۔

(۴) رَحْل: سفر میں ساتھ رہنے والا سامان۔

(۵) وِعَاء: ہر وُہ سامان جو منہ بند یا مقفل ہو۔

(۶) جَهَاز: ہر وُہ سامان جو روانہ ہونے تک تیار کیا جائے خواہ زاد ہو یا رحل۔

(۷) زَاد: دورانِ سفر خورد و نوش کا سامان۔

(۸) اَسْلِحَۃ: آلاتِ حرب وضرب۔

(۹) عُدَّۃ: جنگی تیاری اور اس سے متعلقہ ہر قسم کا سامان اور تیاری۔

(۱۰) نِعْمَۃ: سامانِ تعیّش۔

(۱۱) رِیْش: فاخرانہ لباس اور اس کے متعلقات۔

(۱۲) بِضَاعَۃ: فروختنی سامان یا سرمایہ۔

(۱۳) مَاعُوْن: عام استعمال کی چھوٹی چھوٹی گھریلو اشیاء۔

(۱۴) حِذْر: اپنے بچاؤ کا سامان۔

(۱۵) مَعَایِش: سامانِ زیست اور لوازماتِ زندگی۔

۵ ـــــ سامنے آنا

کے لیے اَقْبَلَ اور بَرَزَ کے الفاظ قرآن میں آئے ہیں۔

۱۔ اَقْبَلَ: قَبَلَ الْمَکَانَ بمعنی کسی جگہ کی طرف رُخ کرنا۔ اور قَابَلَ دو چیزوں کا آمنے سامنے یا بالمقابل ہونا۔ مقابلہ کرنا اور قَبَّلَ بمعنی بوسہ دینا۔ اور اَقْبَلَ بمعنی کسی کی طرف رُخ کرکے اُس کے سامنے ہونا یا آجانا۔ رُو در رُو ہونا۔ سامنے سے آنا (منجد) قرآن میں ہے:

قَالُوْا وَاَقْبَلُوْا عَلَیْهِمْ مَّاذَا تَفْقِدُوْنَ (۱۲/۷۱) — اور ان کی طرف متوجہ ہو کر کہنے لگے، تمہاری کیا چیز کھوئی گئی ہے؟

۲۔ بَرَزَ: بَرَزٌ بمعنی فضا اور کھلا میدان۔ اور بَرَزَ بمعنی نکل کر کھلے میدان میں آجانا (مف) اور

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لفظ کی نسبت یہود کی طرف ہو تو اس سے قبیلہ مراد ہوگا (منجد) اور صاحب فقہ اللغۃ کے نزدیک بنو اسماعیل میں جو حیثیت قبیلہ کی ہے وہی حیثیت بنو اسحاق میں سبط کی ہے (ف ل ۲۵) قرآن میں اَسْبَاط کا لفظ بنو اسحاق کے قبائل کے لیے آیا ہے۔ ارشادِ باری ہے:

وَقَطَّعْنٰهُمُ اثْنَتَیْ عَشْرَةَ اَسْبَاطًا اُمَمًا (۷/۱۶۰) — اور ہم نے بنی اسرائیل کو الگ الگ کر کے بارہ قبیلے اور پھر بڑی بڑی جماعتیں بنا دیا۔

ماحصل: (۱) شُعُوْب: بمعنی ذاتیں۔
(۲) قَبِیْلَہ، بمعنی برادری۔
(۳) فَصِیْلَہ: بمعنی خاندان یا کنبہ۔
(۴) رَھْط، کسی قبیلہ کے نوجوانوں کی ٹک کی جماعت اور ان کا سردار۔
(۵) عَشِیْرَة: مرد کی طرف کے قریبی رشتہ داروں پر مشتمل چھوٹا قبیلہ۔
(۶) اَسْبَاط: نواسے نواسیاں وغیرہ یا یہود کے قبائل۔

۶— قتل کرنا

کے لیے قَتَلَ، سَفَكَ، حَسَّ اور اَثْخَنَ کے الفاظ قرآن کریم میں آئے ہیں۔

۱۔ قَتَلَ: کا لفظ عام ہے۔ بمعنی مار دینا۔ روح کو تن سے جدا کر دینا۔ خواہ یہ گردن اڑانے سے ہو یا کسی دوسری صورت میں۔ ارشادِ باری ہے:

فَاِنْ تَوَلَّوْا فَخُذُوْهُمْ وَاقْتُلُوْهُمْ حَیْثُ وَجَدْتُّمُوْهُمْ (۴/۸۹) — پھر اگر وہ پھر جائیں تو انہیں پکڑو اور جہاں کہیں پاؤ انہیں مار دو۔

۲۔ سَفَكَ، بمعنی خون یا پانی بہانا اور سَفُوْك بمعنی جھوٹا آدمی۔ اور سَفَّاك بمعنی خونریز انسان۔ (مف۔م ا) یہ لفظ عموماً کسی کو ناجائز طور پر قتل کرنا کے معنی میں استعمال ہوتا ہے۔ قرآن میں ہے:

قَالُوْٓا اَتَجْعَلُ فِیْهَا مَنْ یُّفْسِدُ فِیْهَا وَیَسْفِكُ الدِّمَآءَ (۲/۳۰) — فرشتوں نے اللہ تعالیٰ سے عرض کیا تو زمین میں ایسے شخص کو خلیفہ بنانا چاہتا ہے جو فساد کرتا پھرے اور ناحق خون بہاتا پھرے۔

۳۔ حَسَّ، بمعنی کسی چیز کو جڑ سے اکھیڑ دینا (منجد) اور حَسَّ بمعنی شدۃ القتل (ف ل ۴۸) گویا حَسَّ کے معنی اس طرح چن چن کے مارنا ہے کہ دشمن کی جڑ کٹ جائے۔ ارشادِ باری ہے:

وَلَقَدْ صَدَقَكُمُ اللّٰهُ وَعْدَهٗٓ اِذْ تَحُسُّوْنَهُمْ بِاِذْنِهٖ (۳/۱۵۲) — اور خدا نے تم سے اپنا وعدہ سچا کر دکھایا۔ جب تم اس کے حکم سے ان (کافروں) کو تہس نہس کر رہے تھے۔

۴۔ اَثْخَنَ: ثَخَنَ بمعنی کسی چیز کو اٹھا کر اس کے وزن کا اندازہ کرنا (م ل) اور ثَخُنَ بمعنی موٹا اور سخت ہونا اور اثخن فی الارض بمعنی خونریزی میں حد سے آگے بڑھنا (منجد) گویا اَثْخَنَ میں قتل کے دوران سختی کا تصور بھی پایا جاتا ہے ___ اور قتل عام کا بھی یعنی بے دریغ قتل کرنا۔ ارشادِ باری ہے:

فَاِذَا لَقِیْتُمُ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا فَضَرْبَ — جب تمہاری کافروں سے مٹھ بھیڑ ہو جائے تو

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَلَوْلَا رَهْطُكَ لَرَجَمْنٰكَ (۱۱/۹۱) اور (اے شعیبؑ!) اگر تمہارے بھائی بند نہ ہوتے تو ہم تمہیں سنگسار کر دیتے۔

۷۔ وَقَذَ: بمعنی لاٹھی یا پتھر سے شدید ضرب پہنچانا جس سے وہ مر جائے۔ اور وَقْذ بمعنی ضرب شدید (مف) اور وَقَذَ بمعنی مہلک ضرب لگانا (منجد)۔

۸۔ نَطَحَ (الثور) بیل کا سینگ سے مارنا۔ تَنَاطَحَ الْكِبَاشُ مینڈھوں کا ایک دوسرے کو ٹکریں مارنا۔ اور نَطِيح بمعنی سینگ مارا ہوا۔ سینگ لگنے سے مرا ہوا جانور (منجد) ارشادِ باری ہے:

وَالْمُنْخَنِقَةُ وَالْمَوْقُوذَةُ وَالْمُتَرَدِّيَةُ وَالنَّطِيحَةُ (۵/۳) جو جانور گلا گھٹ کر مر جائے، چوٹ لگ کر مر جائے، گر کر مر جائے یا سینگ لگ کر مر جائے (یہ سب تم پر حرام ہیں۔

۹۔ جَلَدَ۔ جِلْد (ج جُلُوْد) بمعنی بدن کی کھال۔ چمڑہ۔ اور جَلَدَ بمعنی چمڑے پر مارنا۔ اور جَلْدَةٌ بمعنی کوڑا جس کی مار کا اثر جلد تک محدود رہے اور کوئی زخم نہ کرے۔ درّے سے مارنا —— (مف)

ارشادِ باری ہے:

اَلزَّانِيَةُ وَالزَّانِي فَاجْلِدُوْا كُلَّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا مِائَةَ جَلْدَةٍ (۲۴/۲) زانی مرد ہو یا عورت ان میں سے ہر ایک کو سو دُرّے مارو۔

ماحصل: (۱) ضَرَبَ: اس کا استعمال عام ہے۔
(۲) وَكَزَ: مکہ مارنا۔
(۳) صَكَّ: منہ پر ہاتھ سے پیٹنا۔
(۴) دَعَّ: دھکے مارنا۔
(۵) دَمَغَ: سر پر چوٹ لگانا۔
(۶) رَجَمَ: دور سے پتھر مارنا۔ سنگسار کرنا۔
(۷) وَقَذَ: لاٹھی یا پتھر سے شدید ضرب پہنچانا۔
(۸) نَطَحَ: کسی چوپائے کا سینگ مارنا۔
(۹) جَلَدَ: کوڑے مارنا۔

۲ —— مار ڈالنا —— مرنا

کے لیے مَاتَ[۱] اور اَمَاتَ، قَتَلَ[۲] اور قَتَّلَ، صَلَبَ[۳] اور صَلَّبَ۔ هَلَكَ[۴] اور اَهْلَكَ، ذَبَحَ[۵]، رَجَمَ[۶]، اِنْخَنَقَ[۷]، تَوَفّٰى[۸] اور شَهَادَتْ[۹] کے الفاظ قرآن میں آئے ہیں۔

۱۔ مَاتَ: مَوْت (ضد حَيَات) بمعنی کسی جاندار سے روح یا قوت کا زائل ہو جانا (م۔ ل) جسم سے روح کا جدا ہونا۔ مرنا۔ اس کی خواہ کوئی صورت ہو۔ قرآن میں ہے:

اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَمَاتُوْا وَهُمْ كُفَّارٌ (۲/۱۶۱) جو لوگ کافر تھے اور مر گئے۔ درآنحالیکہ وہ کافر ہی تھے۔

اور اَمَاتَ بمعنی کسی دوسرے کو موت دینا۔ اس کی زندگی ختم کر دینا ہے۔ ارشادِ باری ہے:

ثُمَّ يُمِيْتُكُمْ ثُمَّ يُحْيِيْكُمْ ثُمَّ اِلَيْهِ پھر تم کو مارے گا، پھر تمہیں زندہ کرے گا۔ پھر اسی کی طرف

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لِوَقْتِهَآ اِلَّا هُوَ (۷/۱۸۷) ہی کو ہے۔ وہی اس کو اس کے وقت پر ظاہر کرے گا۔

اور میقات وقت سے اسم ظرف ہے۔ زمانی اور مکانی دونوں صورتوں میں استعمال ہوتا ہے۔ (ج مواقیت) درج ذیل آیت میں میقات ظرف زمانی کے طور پر استعمال ہوا ہے۔

وَوٰعَدْنَا مُوْسٰی ثَلٰثِیْنَ لَیْلَۃً وَّاَتْمَمْنٰھَا بِعَشْرٍ فَتَمَّ مِیْقَاتُ رَبِّہٖٓ اَرْبَعِیْنَ لَیْلَۃً (۷/۱۴۱) اور ہم نے موسیٰؑ کو تیس راتوں کا وعدہ دیا۔ پھر دس راتیں مزید ملا کر پورا کر دیا تو اس کے پروردگار کی چالیس رات کی میعاد پوری ہو گئی۔

اور درج ذیل آیت میں میقات کا لفظ زمانی اور مکانی دونوں طرح استعمال ہوا ہے یعنی وقت بھی معیّن ہے اور جگہ بھی۔

وَلَمَّا جَآءَ مُوْسٰی لِمِیْقَاتِنَا وَکَلَّمَہٗ رَبُّہٗ (۷/۱۴۲) پھر جب موسیٰؑ اپنے مقررہ وقت پر (کوہِ طور پر) پہنچے اور ان کے پروردگار نے اُن سے کلام کیا۔

۲۔ حِیْن، اس وقت کو کہتے ہیں۔ جب کوئی خبر پہنچے یا کوئی چیز حاصل ہو۔ یہ ظرف مبہم ہے۔ (مف) یعنی غیر معیّن وقت (ج احیان) اور اَحْیَانًا بمعنی گاہے گاہے۔ کبھی کبھی۔ قرآن میں ہے:

وَلَکُمْ فِی الْاَرْضِ مُسْتَقَرٌّ وَّمَتَاعٌ اِلٰی حِیْنٍ (۲/۳۶) اور تمہارے لیے زمین میں ایک وقت تک ٹھکانا اور سامانِ زلیست ہے۔

اور حِیْن کے بعد اِذْ کا اضافہ کر کے حِیْنَئِذٍ بنالیا جاتا ہے۔ اور یہ کسی معین وقت کی طرف اشارہ کے لیے آتا ہے۔ بمعنی اس وقت۔ ارشادِ باری ہے:

وَاَنْتُمْ حِیْنَئِذٍ تَنْظُرُوْنَ (۵۶/۸۴) اور تم اس وقت (مرنے والے کی حالت کو) دیکھ رہے ہوتے ہو۔

۳۔ اٰن۔ اَنٰی یا نی بمعنی وقت آپہنچا۔ کسی چیز کا اپنی انتہا اور پختگی تک پہنچ جانا۔ ارشاد باری ہے:

اَلَمْ یَاْنِ لِلَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اَنْ تَخْشَعَ قُلُوْبُھُمْ لِذِکْرِ اللّٰہِ (۵۷/۱۶) کیا ایمان والوں کے لیے ابھی وقت نہیں آیا کہ اللہ کے ذکر سے ان کے دل ڈر جائیں۔

اور اٰن بمعنی وقت (ج اٰناء بمعنی گھڑیاں) اس لفظ پر ہمیشہ معرفہ کا ال داخل ہوتا ہے۔ یعنی اَلْئٰنَ بمعنی موجودہ وقت۔ اب۔ اس وقت۔ ارشاد باری ہے:

اَلْئٰنَ خَفَّفَ اللّٰہُ عَنْکُمْ وَعَلِمَ اَنَّ فِیْکُمْ ضَعْفًا (۸/۶۶) اب خدا نے تم پر سے بوجھ ہلکا کر دیا اور معلوم کر لیا کہ تم میں کسی قدر کمزوری ہے۔

۴۔ اٰنِفًا: اَنْف بمعنی ناک اور ہر چیز کا بلند تر حصہ اور مبدا۔ انف الجبل بمعنی پہاڑ کی چوٹی۔ اور انف اللحیۃ بمعنی کنارۂ ریش۔ اور استانف الشئ کے معنی کسی چیز کے سرے اور مبداء کو پکڑنے اور آغاز کرنے کے ہیں (مف) اور استانف الامر بمعنی کسی کام کو نئے سرے سے

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

متعلق ہو تو صاعقہ ہے اور اگر اجسام ارضی سے متعلق ہو تو صاقعہ ہے۔ ارشاد باری ہے:

فَعَتَوْا عَنْ اَمْرِ رَبِّهِمْ فَاَخَذَتْهُمُ الصّٰعِقَةُ (۵۱/۴۴) — تو انہوں نے اپنے پروردگار کے حکم سے سرکشی کی۔ سو اُن کو کڑک نے آپکڑا۔

اور صَقَعَ کا استعمال قرآن میں نہیں ہے۔

۱۶۔ صَلَحَ اور طَلَحَ: صَلَحَ کی ضد فَسَدَ بھی ہے اور طَلَحَ بھی۔ صَلَحَ بمعنی بگاڑ کو درست کرنا۔ بگڑی ہوئی چیز کو ٹھیک کر دینا۔ اور اعمال صالحہ یا صحبت صالح کے مقابل صحبت طالح استعمال ہوتا ہے لیکن طَلَحَ کا استعمال قرآن کریم میں نہیں ہے۔

۱۷۔ فَصَمَ اور قَصَمَ: فَصَمَ کسی چیز کو اس طرح توڑنا کہ علیحدہ نہ ہو۔ اور انفصام بمعنی علیحدہ ہوئے بغیر کسی چیز کا ٹوٹ جانا جیسے شیشہ میں بال آجاتا ہے۔ یا کسی دھات کی چیز میں لکیر آجانا۔ ارشاد باری ہے:

فَمَنْ يَّكْفُرْ بِالطَّاغُوْتِ وَيُؤْمِنْۢ بِاللّٰهِ فَقَدِ اسْتَمْسَكَ بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقٰى لَا انْفِصَامَ لَهَا (۲/۲۵۶) — جس شخص نے غیر اللہ کا انکار کیا اور صرف اللہ پر ایمان لایا تو اس نے ایسے مضبوط کنڈے کو پکڑ لیا، جس میں کبھی لکیر بھی نہ آئے۔

اور قصم بمعنی توڑ کر ریزہ ریزہ کر ڈالنا۔ پیس ڈالنا۔ ارشاد باری ہے:

وَكَمْ قَصَمْنَا مِنْ قَرْيَةٍ كَانَتْ ظَالِمَةً (۲۱/۱۱) — اور ہم نے کتنی ہی بستیوں کو پیس ڈالا جو ستم گار تھیں۔

۱۸۔ قَطَّ اور قَدَّ: قَطَّ بمعنی کسی چیز کو چوڑائی کے رُخ کاٹنا۔ جیسے قلم کو قط لگانا۔ اور قَدَّ بمعنی کسی چیز کو لمبائی کے رُخ پھاڑنا۔ اور اسی سے لفظ قد و قامت ہے۔ ارشاد باری ہے:

وَاسْتَبَقَا الْبَابَ وَقَدَّتْ قَمِيْصَهٗ مِنْ دُبُرٍ (۱۲/۲۵) — اور وہ دونوں دروازے کی طرف بھاگے (آگے یوسفؑ پیچھے زلیخا) اور عورت نے اس کا کرتا پیچھے سے (پکڑ کر جو کھینچا تو اُسے) پھاڑ ڈالا۔

قَطَّ کا لفظ قرآن کریم میں ان معنوں میں نہیں ہے۔ البتہ قِطّ کا لفظ بمعنی اعمال نامہ یا ایسا حکمنامہ ہے جس میں اس شخص کے متعلق قطعی اور دو ٹوک فیصلہ ہو۔

۱۹۔ نَفْحَة اور لَفْحَة: نَفْحَة (اسم مرّة) بمعنی سخت سرد ہوا کی ایک بھانپ۔ ایک دفعہ ہوا کا کسی کو ٹکرانا۔ ایک جھونکا۔ جیسے ایک بار دھونکنی سے ہوا دی جاتی ہے۔ ارشاد باری ہے:

وَلَئِنْ مَّسَّتْهُمْ نَفْحَةٌ مِّنْ عَذَابِ رَبِّكَ لَيَقُوْلُنَّ يٰوَيْلَنَا اِنَّا كُنَّا ظٰلِمِيْنَ (۲۱/۴۶) — اگر انہیں تمہارے پروردگار کے عذاب کی ایک بھانپ بھی پہنچے تو کہنے لگیں۔ ہائے بدبختی ہماری! بیشک ہم گنہگار تھے۔

اور لَفْحَة۔ نَفْحَة کی ضد ہے یعنی گرم لُو کا ایک جھونکا۔ منہ جھلس دینے والی گرم ہوا کی ایک

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ